بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۰ نبوت ۱۳۴۵ ہش * ۶ شعبان ۱۳۸۶ھ * ۲۰ نومبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۷۰

اخبار احمدیہ

○— میرپور خاص ۱۹ نومبر۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضور آج محمد آباد سے میرپور خاص تشریف لا رہے ہیں۔ اور آج ۱۲ بجے دوپہر حضور میرپور خاص سے حیدر آباد تشریف لے جائیں گے۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور سفر کے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○— ربوہ ۱۹ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔

"نائیجیریا سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب سخت علیل ہیں ان کو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔"

○— ربوہ ۱۹ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں سورہ مریم کی آیات ۵۹ تا ۶۱ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ..... الخ کی تفسیر بیان کرکے نماز باجماعت کے التزام اور قرآنی علوم سیکھنے کی اہمیت پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث نبوی کی روشنی میں احباب کو اپنی اولادوں کو نماز باجماعت کا پابند بنانے اور ان میں قرآن کا عشق پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کی عظیم الشان برکات کو واضح فرمایا۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قابلِ قدر وہی لوگ ہیں جو بدی سے پرہیز کر کے ناز نہیں کرتے

انسان کا تو فرض ہے کہ وہ نیکی کر کے بھی اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے

"مجھے ایک مثال کسی نے سنائی تھی اور وہ صحیح ہے۔ کہتے ہیں ایک شخص نے کسی کی دعوت کی اور بڑے تکلف سے اس کی تواضع کی جب وہ کھانے سے فراغت پا چکا تو اس سے نہایت عجز و انکسار سے میزبان نے کہا کہ میں آپ کی شان کے موافق حقِ دعوت ادا نہیں کر سکا۔ آپ مجھے معاف فرمائیں۔ مہمان نے سمجھا کہ گویا اس طرح پر احسان جتاتا ہے۔ اسے کہا کہ میں نے بھی آپ کے ساتھ بڑی نیکی کی ہے۔ اسے تم یاد نہیں رکھتے۔ اس نے کہا کہ وہ کونسی نیکی ہے؟ تو کہا کہ جب تم مہمان داری میں مصروف تھے تو میں تمہارے گھر کو آگ لگا سکتا تھا مگر میں نے کس قدر احسان کیا ہے کہ آگ نہیں لگائی۔ یہ بدی کی مثال ہے۔ گویا آگ لگا کر خطرناک نقصان نہیں کیا۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدی نہ کرنے کا احسان جتاتے ہیں۔ ایسے لوگ حیوانات کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ قدر وہی لوگ ہیں جو بدی سے پرہیز کر کے ناز نہیں کرتے بلکہ نیکی کر کے بھی کچھ نہیں سمجھتے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۷۸)

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم، ممتاز عالم دین، بلند پایہ مصنف

محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

ربوہ ۱۹ نومبر— نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم، ممتاز عالم دین، بلند پایہ مصنف محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ (سابق سوداگرمل) مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت شام لاہور میں بعمر ۵۸ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم مولانا صاحب مرحوم ۵ نومبر کو علمی تقاریر کے چھٹے ماہانہ جلسہ میں تقریر کرنے کی غرض سے لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس روز نماز مغرب کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت جلسہ میں "تقریر کی جو زندگی میں آپ کی آخری تقریر ثابت ہوئی۔ اگلے روز مورخہ ۶ نومبر کو اچانک آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اسی روز آپ کو بے ہوشی کی حالت میں لاہور لے جایا گیا جہاں میو ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہوئے علاج معالجہ کے باوجود حالت نہ سنبھلی اور آپ مورخہ ۱۸ نومبر کو مولائے حقیقی سے جا ملے۔

جنازہ آج بذریعہ ایمبولنس کار ربوہ لایا جا رہا ہے۔ آج یہاں نماز جنازہ کے بعد تدفین عمل میں آئے گی۔ احباب مولانا مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۶۶ء

....پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

(الہام حضرت مسیح موعود)

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جب سے کراچی تشریف لائے ہیں۔ لائل پور کا "المنبر" اسی وقت سے "تزلزل در افتاد" کا منظر پیش کر رہا ہے۔ خدا جانے چوہدری صاحب کی تقریروں میں کیا اعجاز ہے کہ ایک طرف تو لوگ آپ کی تقریریں سنکر سر دھننے اور واہ واہ کرنے لگتے ہیں۔ تو دوسری طرف المنبر خوف سے لرزہ براندام ہو جاتا ہے چنانچہ اس کی ہر جنبش ایک عظیم خطرہ کا پیش خیمہ بنی جا رہی ہے۔ ایک حرکت ملاحظہ ہو:۔

"سر ظفر اللہ خان پاکستان میں تشریف لائے ہیں۔ ان کی تشریف آوری پر کسی کو اعتراض کیوں ہو، وہ اگر پاکستان کے باشندے ہیں انہیں یہاں حقوق شہریت حاصل ہیں۔ وہ عالمی عدالت کے جج بھی یا ہیں؟ ہوا کریں لیکن وہ جس حیثیت سے اپنے گزشتہ سفر پاکستان پر یہاں پھرے گھومے تھے اور جس باقاعدہ نقشہ کار کے مطابق انہوں نے ربوہ سے کراچی تک دگلا دسرکاری حلقوں سے متعلق عناصر اور دوسرے ذی اثر افراد کے اجتماعات پر تقریریں کیں۔ اور جس انداز سے انہوں نے داخلہ اور خارجہ امور پر بحث و تمحیص کی وہ انداز ایسا تھا جس سے یہ بات جھلک رہی تھی کہ وہ پاکستان میں کسی اہم منصب کے لئے پر تول رہے ہیں۔

اب کے وہ پھر تشریف لائے ہیں اور ۷ نومبر کو انہوں نے کراچی کے بعض اجتماعات کو اپنے مخصوص طریق کار کے مطابق خطاب کیا ہے۔ انہوں نے مسلم ممالک کے اتحاد، مسلم سربراہان مملکت کی کانفرنس، وزارت خارجہ میں غیر سرکاری ماہرین سے صلاح مشورہ کی اہمیت و افادیت، بین الاقوامی تعلقات جیسے اہم ترین عنوانات پر اظہار خیال کیا ہے۔ ان کی دوسری باتوں سے قطع نظر ان کا یہ ارشاد کہ

"اگر وزارت خارجہ غیر سرکاری ماہرین سے صلاح مشورہ کرتی رہے۔ تو یہ بات بین الاقوامی تعلقات میں بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

اگر یہ مشورہ دیا تحریک عام حالات اور کسی عام سیاسی آدمی کی جانب سے ہوتی تو ہم اسے نظر انداز بھی کر سکتے تھے۔ اور سرسری تائید و تبصرہ سے بات ختم کرنا بھی ممکن تھا۔ لیکن ظفر اللہ خان جیسی شخصیت جو اپنے مخصوص سیاسی تصورات اپنے سیاسی مقاصد اپنے ملی تقاضوں اور اپنے مخصوص مذہبی عزائم کے اعتبار سے ایک اہم شخصیت ہیں، ان کی بات کو نہ نظر انداز کرنا ممکن ہے اور نہ ہی سرسری تبصرے کی گنجائش ہے۔"

(المنبر ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو بھی کیا درجہ عطا کیا ہے کہ آپ ٹرینیڈاڈ میں بھی کچھ فرمائیں یہاں مودودی صاحب کے غلام محمد آف کراچی سے لے کر لائل پور کے ایڈیٹر تک کے دل دہل جاتے ہیں کہ شیر آیا شیر آیا دوڑنا

اس کی وجہ بھی المنبر کی زبانی سنیئے۔

"سر ظفر اللہ اول آخر قادیانی ہیں اور "قادیانی" کہہ کر ہم کسی عصبیت کی جانب اشارہ نہیں کر رہے۔ بلکہ ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ وہ ایک ایسی امت کے فرد ہیں جو اپنے سیاسی عزائم رکھتی ہے۔ جس امت کے بانی مرزا غلام احمد ایک سیاسی آدمی تھے۔ جو زندگی بھر اپنے خاندان کی عظمت رفتہ اور قادیانی ریاست کی بحالی کے لئے کوشاں رہے۔ جنہوں نے انگریزوں سے معاملہ اسی بناء پر کیا کہ ان کی ریاست بحال کر۔ اور ان کی نوزائیدہ امت کی سرپرستی کا اہتمام خاص ہو۔" (المنبر ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء)

آخر یہ تمام باتیں بھی المنبر کو اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ کا نمونہ نہ بنا دیں تو اور کریں بھی کیا المنبر کا مطلب یہ ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں اس لئے خطرناک آدمی ہیں کہ آپ قادیانی ہیں۔ اور قادیانیت کا مقصد ہی یہاں اپنی ریاست قائم کرنا ہے۔ اسی بناء پر انہوں نے انگریزوں سے معاملہ کیا۔ خوف کی گہرائی کی وجہ سے المنبر اس معاملہ کی تفاصیل اظہار نہیں سکا۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور انگریزوں کے درمیان جو معاملہ ہوا تھا اصل دستاویز المنبر کے ہی قبضہ میں ہو جس میں یہ درج ہو کہ فریق اول اگر انگریز کا رعب افغانستان میں جمانے میں مدد کرے جو ان کے سوا کوئی نہیں کر سکتا تو فریق ثانی فریق اول کو برصغیر ہند کا شہنشاہ بنادیں گے۔ اور یہاں قادیانی ریاست قائم کر دیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ جب وہ دہشت سے نجات حاصل کریگا۔ تو المنبر کسی نہ کسی دن وہ دستاویز ضرور فیلڈ مارشل صدر ایوب کی خدمت میں پیش کر دے گا۔ مگر بڑا ہو خوف کا کہ المنبر یہ دستاویز پیش نہیں کر سکا۔ وگرنہ صدر کو اس کی نقل برطانیہ کے موجودہ دور سے ضرور باز رکھا جا سکتا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اصل المنبر کے پاس نہ ہو مگر انگریز کے پاس ہو۔ المنبر کو چاہیئے کہ صدر مملکت کو لکھیں کہ وہ برطانیہ میں یہ دستاویز ضرور ملاحظہ کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ المنبر کو سب لوگ مفتری کہنے لگیں گے کیونکہ ویسے بھی انگریز نے حضرت مرزا صاحب نہ اس کے خاندان کے کسی فرد کو ریاست تو کیا ایک پھوٹی کوڑی بھی اس معاملہ کی رو سے ادا نہیں کی۔ آخر یہ قوم بد عہد تو ہے ہی۔

المنبر کے لرزہ براندام ہونے کی پختہ دلیل یہ ہے کہ

"قادیانی امت کے اس عمومی لیکن اہم کردار میں سر ظفر اللہ خان کا مقام یہ ہے کہ وہ ان عقائد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ربوہ میں احمدی عام "لوائے احمدیت" کے نیچے کھڑے ہو کر یہ حلف اٹھایا ہوا ہے کہ وہ قادیان کو واپس لینے کے لئے ہر قسم کی مساعی زندگی بھر کرتے رہیں گے اور ربوہ کی جماعت میں ان کی اہمیت کا عالم یہ ہے کہ وہ مرزا محمود کے ادھورے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کے بانی ہیں اور ان کی تحریک پر قادیانی امت نے اب تک ۳۹ لاکھ سے زائد رقم کے وعدے کئے ہیں۔ (المنبر لائل پور ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء)

اب بتیئے "قادیانی ریاست" قائم کرنے میں چوہدری ظفر اللہ خاں نے کونسی کسر رہنے دی ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وہ بانی ہیں جس کے لئے ۳۹ لاکھ کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اس امر کا پتہ اگر صدر امریکہ جانسن کو لگ گیا۔ تو یقیناً وہ غش کھا کر گر پڑے گا۔ کیونکہ اس طرح تو تیس ستاروں والا امریکی جھنڈا بھی "لوائے احمدیت" کے آگے سرنگوں ہو جائے گا۔ اور ایسا ہونا ہے اور ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ اس وقت المنبر کا خدا جانے کیا حال ہوگا۔ ممکن ہے کہ وہی "لوائے احمدیت" بلند کرے۔ کیونکہ آج جو لرزہ اس پر طاری ہوا ہے۔ وہ شائد اسی پر منتج ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ پھر چڑھیگا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

"اسی کی بشارت دے کر خداوند خدا نے مجھے بھیجا اور کہا کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد"

(فتح اسلام صفحہ ۳۹)

لیکر اور ان کے فاصلے باہم عجیب ہیں
ہوتے ہیں جتنا دور وہ اتنے قریب ہیں
جب میرے سامنے ہوں تو محبوب ہیں مرے
آئینہ سامنے ہو تو وہ میرے رقیب ہیں
لے لیتے ہیں وہ اپنی حمایت کے سائے میں
جو بے نصیب ہیں وہ بڑے خوش نصیب ہیں

تنویر

تعلیمِ نسواں کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نظریہ

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی)

(۲)

تعلیم عام ہونے کے ساتھ جب لڑکیوں میں ڈگریاں لینے کا شوق پیدا ہو گیا اور دینی تعلیم سے بے توجہگی ہوئی تو آپ نے عورتوں کو بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ تمہارا مقصد دینی تعلیم حاصل کرنا ہونا چاہیئے تاکہ دین کی اشاعت میں تمہارا حصہ ہو۔ جب شادی ہو تو اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت ہو۔ آپ نے ان کو قرآن مجید پڑھنے، احادیث پڑھنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ہی ان کے فرائض کی طرف بھی کہ اگر لڑکی ڈگری حاصل کرلے اور امور خانہ داری سے ناواقف ہو تو ایسی تعلیم کا کیا فائدہ۔ آپ نے فرمایا:۔

"عورتوں کا کام ہے گھر کا انتظام اور بچوں کی پرورش۔ مگر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسرے کی چیز کو اچھی جانتے ہیں اور اپنی شے پسند نہیں کرتے۔ اس لئے یورپ کی عورتوں کی ریس کر کے ہماری مسلمان قوم اپنی لڑکیوں کو ڈگریاں دلانا چاہتی ہے۔ حالانکہ عورت گھر کی سلطنت کی ایک مالکہ ہے اور ایک فوجی محکمہ کی گویا افسر ہے۔ کیونکہ اس نے پرورش اولاد کرنی ہے۔"

(مصباح ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء)

آپ نے عورتوں پر اپنی مختلف تقاریر میں واضح کیا کہ قوم اور ملت کو فائدہ پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ دین کا علم حاصل کیا جائے اور ڈگریوں کے پیچھے نہ پڑا جائے بہت کم عورتیں خدمتِ دین اور تبلیغِ اسلام کرتی ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"پس خدا اور رسول کی باتیں سنو۔ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھو۔ ناولوں اور رسالوں کے پڑھنے کی فرصت مل جاتی ہے لیکن دینی کتابوں کے لئے وقت نہیں ملتا۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ اب انگریز تو سیلون ہو کر اردو سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھیں مگر ہماری عورتیں اردو نہیں سیکھتیں۔ اور اگر کچھ شدبد پڑھ لیتی ہیں تو ناول پڑھنے شروع کر دیتی ہیں۔ علمِ دین سیکھو، قرآن پڑھو۔ حدیث پڑھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں علم و حکمت کی باتیں لکھی ہیں ان سے مفید علم سیکھو۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے کی ڈگریاں لینی دین کے لئے مفید نہیں۔"

"میں کہتا ہوں بی۔ اے ایم۔ اے ہو کر کیا کرو گی؟ میں اپنی جماعت کی عورتوں کو کہتا ہوں کہ دین سیکھو اور روحانی علم حاصل کرو۔ حضرت رابعہ بصریؒ یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ڈگریاں نہیں تھیں۔ دیکھو حضرت عائشہؓ نے علم دین سیکھا اور وہ نصف دین کی مالکہ ہیں۔ مسئلہ نبوت میں جب ہمیں ایک حدیث کی ضرورت ہوئی تو ہم کہتے ہیں کہ جاؤ عائشہؓ سے سیکھو۔"

(اقتباس از تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء)

ہمیں اپنے کالج، سکول چلانے کے لئے استانیوں یا ہسپتالوں میں کام کرنے کے لئے لیڈی ڈاکٹروں کی یقیناً ضرورت تھی تا جماعت کے جاری کردہ ادارے کامیابی سے چل سکیں۔ اور احمدی بچیوں کو احمدی معلمات میسر آسکیں۔ لیکن ایک خاص حد تک معلمات اور لیڈی ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے، ہر لڑکی ڈگری لے کر نہ معلمہ بن سکتی ہے نہ لیڈی ڈاکٹر۔ اس لئے آپ نے جماعت کی عورتوں اور بچیوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ جس حد تک ہمیں ضرورت ہے اتنی لڑکیاں یا خواتین بے شک، ڈگریاں حاصل کریں۔ ایم۔ اے کر لیں لیکن ہر لڑکی کو ڈگریاں لینے کی بجائے ان علوم کو سیکھنے کی ضرورت ہے جس سے وہ ہمارے معاشرہ کے لئے ایک کامیاب عورت ثابت ہو سکے۔ چنانچہ آپؓ نے فرمایا:۔

"پس ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ہمیں کن علوم کی ضرورت ہے ہمیں علمِ دین کی ضرورت ہے کوئی لڑکی اگر ایم۔ اے پاس کرلے اور اسے تربیتِ اولاد یا خانہ داری نہ آئے تو وہ عالم نہیں جاہل ہے۔ ماں کا پہلا فرض بچوں کی تربیت ہے اور پھر خانہ داری ہے۔ جو حدیث پڑھے۔ قرآن کریم پڑھے وہ ایک دیندار اور مسلمان خاتون ہے۔ اگر کوئی عورت عام کتابوں کے پڑھنے میں ترقی حاصل کرے تاکہ وہ مدرس بن سکے۔ یا ڈاکٹری کی تعلیم سیکھے تو یہ مفید ہے۔ کیونکہ اس کی ہمیں ضرورت ہے۔ لیکن باقی سب علوم لغو ہیں۔"

(اقتباس از تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ازہار صـ۳۵۵)

علمِ دین سیکھنے کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عورتوں اور لڑکیوں کو بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مرد اور عورت کے قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق دائرہ عمل الگ الگ ہیں۔ عورتوں یا لڑکیوں کا کام نوکریاں کرنا نہیں۔ بے شک اپنے ادارہ جات چلانے کی خاطر بعض خواتین اور بچیوں کو نوکریاں بھی کرنا ہوں گی مگر ان کی غرض خدمتِ دین، خدمتِ خلق اور خدمتِ قوم ہوگی نہ کہ پیسہ کمانا۔ عورت کا دائرہ عمل اس کا گھر ہے اور لڑکی کو اعلیٰ تعلیم دینے کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنے نیک و بد کو سمجھے۔ ایک اچھی بیٹی بنے، ایک اچھی بہن بنے، ایک اچھی بیوی بنے۔ جس گھر میں شادی ہو کر جائے ان کے لئے اچھی بیوی ثابت ہو اور جب اللہ تعالےٰ اسے اولاد سے نوازے تو بہترین ماں ثابت ہو۔ لیکن آجکل حال کیا ہے۔ لڑکیاں تعلیم اس لئے حاصل کر رہی ہیں کہ بڑی سے بڑی ڈگری حاصل ہو جائے خواہ دین بالکل نہ آئے۔ چودہ یا سولہ سال کا لگاتار عرصۂ تعلیم بسا اوقات انکی صحتیں خراب کر دیتا ہے اور مناسب وقت ان کی شادی کا گزر جاتا ہے جس کی وجہ سے رشتے ملنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ لڑکیاں زیادہ پڑھ جاتی ہیں۔ اتنے پڑھے ہوئے احمدی لڑکے نہیں ملتے تو ماں باپ اس بناء پر انکار کر دیتے ہیں کہ لڑکی کی تعلیم زیادہ ہے اور لڑکے کی کم۔ انہی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"آجکل کی تعلیم یافتہ عورتیں یہ سمجھنے لگ گئی ہیں کہ ہم بھی وہ سب کام کر سکتی ہیں جو مرد کر سکتے ہیں۔ اگر مرد کشتی لڑتے ہیں تو عورتوں نے بھی کشتی لڑنی شروع کر دی۔ حالانکہ کجا عورتوں کی شرم و حیا اور کجا کشتی۔ اسی طرح عورتیں کہتی ہیں کہ ہم نوکریاں کرینگی حالانکہ اگر وہ نوکریاں کریں گی تو ان کی اولادیں تباہ ہو جائیں گی وہ بچوں کی تربیت کیونکر کر سکیں گی۔ یہ غلط قسم کی تعلیم ہی ہے جس نے عورتوں میں اس قسم کے خیالات پیدا کر دئے ہیں۔ ..... گھر میں سب سے قیمتی امانت بچہ ہے اور بچہ کی تعلیم و تربیت ماں کا اوّلین فرض ہے۔ اگر عورتیں نوکری کریں گی تو بچوں کی تربیت ناممکن ہے ..... اگر آجکل کی مائیں اپنی اولادوں کی تربیت اس طرح کرتیں جس طرح صحابیات نے کی تو کیا یہ ممکن نہ تھا کہ ان کے بچے بھی ویسے ہی قوم کے جان نثار سپاہی ہوتے جیسے کہ صحابیات کی اولادیں تھیں۔ اگر آج بھی خدانخواستہ جماعتِ احمدیہ میں کوئی خرابی واقع ہوئی تو اس کی عورتیں ہی ذمہ دار ہوں گی۔"

اسی طرح آپؓ نے اپنی تقریر میں عورتوں کی تعلیم کی طرف توجہ فرماتے ہوئے جہاں دینی تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا ہے

انگریزی تعلیم کو بُرا نہیں کہا بلکہ اس کے جو بدنتائج نکل رہے ہیں ان کو ناپسند فرمایا ہے اور جس نیت سے تعلیم حاصل کی جاری ہے اُسے ناپسند فرمایا ہے ۔ آپ نے فرمایا ہے :۔

"پھر تعلیم جو تم پاتی ہو اس سے تمہارا مقصد نوکری کرنا ہوتا ہے اگر نوکری کرو گی تو بچوں کو کون سنبھالے گا؟ خود تعلیم انگریزی بُری نہیں لیکن نیت بد ہوتی ہے اور اگر نیت بد ہے تو نتیجہ بھی بد ہو گا ۔ اگر غلط راستے پر چلو گی تو غلط نتائج ہی پیدا ہوں گے ۔ جب لڑکیاں زیادہ پڑھ جاتی ہیں تو پھر ان کے لئے رشتے ملنے مشکل ہو جاتے ہیں ہاں اگر لڑکیاں نوکری نہ کریں اور پڑھائی کو صرف پڑھائی کے لئے حاصل کریں ۔ اگر ایک لڑکی میٹرک پاس ہے اور پرائمری پاس لڑکے سے شادی کر لیتی ہے تو ہم قائل ہو جائینگے کہ اس نے دیانتداری سے تعلیم حاصل کی ہے ۔"

(الفضل ۲۴ر مئی ۴۴ء)

اِن مندرجہ بالا اقتباسات کی روشنی میں جو مَیں نے حضرت مصلح موعودؓ کی مختلف تقاریر سے جمع کئے ہیں آپ کا عورتوں کی تعلیم کے متعلق نقطہ نگاہ واضح ہو جاتا ہے یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ موجودہ طرزِ تعلیم لڑکیوں کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان کو مذہب اور قوم سے عشق رکھنے والیاں بنانے کی بجائے مذہب سے بیگانہ، آزاد خودسر، گھر سے بے خبر، نوکری کرنے کی شائق، بے پردہ بنا رہی ہے حالانکہ ہمارے معاشرہ کو ضرورت ہے ایک اچھی شریف دیندار لڑکی کی ۔ ایک اچھی بہو کی اور ایک اچھی ماں کی ۔

پس مَیں اپنی نہایت عزیز بچیوں کو نصیحت کرتی ہوں کہ وہ مذہب سے بیگانگی اختیار نہ کریں ۔ قرآن سیکھیں کہ یہی تمام علوم کا سرچشمہ ہے جہاں وہ کئی گھنٹے اپنی کالج کی تعلیم پر خرچ کرتی ہیں وہاں کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ قرآن مجید کا ترجمہ یاد کرنے مطلب سمجھنے اور مذہبی لٹریچر کے مطالعہ کے لئے لگائیں ۔ ساتھ ہی مَیں ان محترمات کی خدمت میں بھی التماس کرتی ہوں جن کے ہاتھ میں قوم کی بچیوں کی تربیت کی باگ ڈور دی گئی ہے کہ اگر ہماری قوم کی بچیاں خدا تعالیٰ اور مذہب سے دُور جا پڑیں تو وہ خدا تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہوں گی ۔ ان کا کام ہے کہ وہ نگرانی رکھیں کہ ہماری بچیاں علومِ مروجہ کے ساتھ ساتھ دین بھی سیکھ رہی ہیں یا نہیں ۔ اور ان کی تربیت صحیح رنگ میں ہو رہی ہے یا نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری بچیوں کو اپنا عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے ۔ ہمارا نمونہ بھی صحابیات کے نمونہ کے مطابق ہو ۔ (آمین ۔ اللّٰھم آمین)

شیخوپورہ میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

کی

اہم تقاریر

مورخہ $\frac{11}{66}$ ۶ بروز اتوار حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ صبح تقریباً ۹ بجے شیخوپورہ تشریف لائیں اور دس بجے صبح مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں ممبرات لجنہ اماء اللہ ضلع شیخوپورہ سے خطاب فرمایا ۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا ۔ جو محترمہ زیب النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ نے کی پھر نظم محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ نے پڑھی ۔ اس کے بعد ایڈریس منیرہ بیگم صاحبہ نے پیش کیا ۔ بعدہٗ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے تقریر فرمائی ۔ پھر حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ نے خطاب فرمایا ۔ جلسہ میں شیخوپورہ کے علاوہ بھاکا بھٹیاں ۔ کلیسان ۔ بیداد پور ۔ ننکانہ ۔ چوہڑکانہ ۔ بازیاں والا گاؤں ۔ سانگلہ ہل ۔ مرڑھ بلوچاں کی احمدی مستورات نے بھی شرکت کی ۔

دونوں تقاریر کا خلاصہ درجِ ذیل ہے :۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا :۔

اسلام کو پھیلانا اور اس کی اشاعت کرنا ہمارا سب سے بڑا مقصد ہے ۔ اور یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم قرونِ اولیٰ کی صحابیات کی طرح ہر قسم کی قربانی کے لئے کمربستہ ہو جائیں ۔ اگر خواتین اپنا جائزہ لیں تو ان میں بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں ۔ ان میں سے بعض کمزوریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جو معمولی توجہ اور کوشش سے دُور ہو جاتی ہیں ۔ موجودہ حالات کا یہ تقاضا ہے کہ ہم ان کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں ۔

ہمیں چاہیئے کہ اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کریں ۔ سادہ زندگی بسر کریں ۔ کفایت شعاری سے کام لیں اور غیر ضروری تکلفات سے پرہیز کریں ۔

اپنی اولاد کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ دین کے سپاہی بنیں ۔

حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا :۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض کسی نئے مذہب کا قیام نہ تھا مسلمان جہالت کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت کو سنوارنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو بھجوایا تا وہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کریں ۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پاس سے کوئی چیز پیش نہیں کی بلکہ آنحضرتؐ کی تعلیم سے ہی لوگوں کو روشناس کرایا ۔ قرآن مجید کے احکام اور اسلام کو پھیلانے کی جتنی کوشش آپ نے کی اس کی مثال ۱۴۰۰ سال کے عرصہ میں نہیں ملتی ۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر ہی ترقی مل سکتی ہے ۔

سب سے پہلا گُر جو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی کامل اور غیر مشروط اطاعت کریں ۔ اس کے بغیر نہ کوئی مذہب اور نہ ہی کوئی قوم ترقی کر سکتی ہے ۔ مسلمانوں کو زوال اُس وقت آیا جب انہوں نے خلافت کا احترام چھوڑ دیا اور خلیفۂ وقت کی اطاعت ترک کر دی ۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں ۔

اسلام کی طرف دنیا کو کھینچنے کے لئے اپنا نمونہ پیش کرنے کی ضرورت ہے ۔ لیکن جب تک ہمارے دل دنیا کی حرص و آز سے پاک نہ ہو ۔ آپس میں تعاون نہ ہوں ۔ اس وقت تک ہم صحیح معنوں میں مسلمان نہیں کہلا سکتے ۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہمارا صرف ایک ہی مقصد ہو اور ایک ہی نصب العین ہو اور وہ یہ ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں بلند ہو ۔

اب عمل کا زمانہ ہے ۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے ۔ میری کامل اطاعت کرو ۔ میری پیروی کرو ۔ کامیابی تمہارے قدم چومے گی ۔ اگر ایمان کے ساتھ عمل اور قربانیاں نہ ہوں تو ایسے ایمان کا بھی کوئی فائدہ نہیں کبھی وقت کی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے کبھی مال کی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی اولاد کی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مگر یہ سب قربانیاں امامِ وقت کے پیچھے چلنے سے ہی کی جا سکتی ہیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس سال جماعت کی ترقی کے لئے قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی تحریک فرمائی ہے ۔ ہماری روحانی غذا قرآن مجید کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے ۔ قرآن ہی وہ کامل ضابطۂ حیات ہے جس پر عمل کرنے کے بغیر ہم کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے ۔ پس قرآن مجید کا ترجمہ

۴ سیکھنے کی طرف توجہ دیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ عورتیں اور بچیاں قرآن باترجمہ جانتی ہوں ۔

اگر آپ اپنے بچوں کی صحیح تربیت چاہتی ہیں تو اپنا عملی نمونہ ان کے سامنے پیش کریں ۔ خود نمازیں پڑھیں اور قرآن مجید پڑھیں تاکہ ان کے دلوں میں بھی شوق پیدا ہو ۔ کوئی قوم ایسی نہیں جس نے بغیر مالی قربانی کے ترقی کی ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا ہے ۔ پس چاہیئے کہ سادہ لباس پہنیں اور سادہ زندگی بسر کریں اور اس طرح جتنا روپیہ بچے وہ اسلام پر صرف کریں ۔ صحابہ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں ۔ جب بھی رسولِ کریمؐ کو ضرورت پڑتی تو صحابہؓ اور صحابیاتؓ اپنی ہر ممکن قربانی پیش کر دیتے تھے ۔

آپ نے فرمایا تحریک جدید کے دورِ سوم کا آغاز اسی لئے کیا گیا تھا کہ نئی آنے والی نسلیں اس دَور میں شامل ہوں ۔ اسی طرح اور بھی تحریکات ہیں ۔ مثلاً فضلِ عمر فاؤنڈیشن ۔ ایک اور نئی تحریک احمدی بچیوں اور اطفال کیلئے ہے کہ وہ پچاس ہزار کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں ۔ اگرچہ اس تحریک پر ایک مہینہ گزر چکا ہے مگر بہت کم لجنات کی طرف سے لسٹیں وصول ہوئی ہیں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک چرواہے کی حیثیت رکھتا ہے اور قیامت کے دن ہر ایک سے اپنے ریوڑ کے متعلق پوچھا جائے گا ۔ پس بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ اسلام کے سچے خادم بنیں ۔ دنیا ہماری طرف تبھی کھنچ کر آ سکتی ہے جب ہم میں وہ تمام خصوصیات موجود ہوں جن کی اسلام تعلیم دیتا ہے ۔

$12\frac{1}{2}$ بجے بعد دعا اجلاس برخاست ہوا ۔

خاکسارہ

صادقہ قدسیہ

نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ

میری اہلیہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ

(از مکرم شیخ فصیح الدین احمد صاحب — کراچی)

[redacted]

میری اہلیہ محترمہ سردار بیگم ایک لمبے عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۹۶۶ء بروز یکشنبہ بوقت ۷ بجے صبح کراچی میں اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے حقیقی مولا کریم سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی روز ۵ بجے شام کو محترم مولانا عبد المالک خاں صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے میرے مکان کے صحن میں اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ کے فوراً بعد جبکہ مرحومہ کی نعش کو کراچی کے سوسائٹی کے قبرستان میں امانتاً دفن کرنے کے لئے جا رہے تھے محترم چوہدری محمد حسین صاحب (بہو پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے والد ہیں) مجھے ملے اور خوشی سے مبارکباد دی۔ میں حیرانگی سے پوچھا کہ ایسے موقع پر یہ مبارکباد کیسی ہے انہوں نے فرمایا کہ آج ایک بجے دوپہر کو میں اپنے مکان میں چارپائی پر لیٹ گیا اور مجھے نیند آ گئی۔ عین ۲ بجے کسی نے مجھے زور سے ہلایا اور کہا کہ اُٹھو وہ عورت شراب طہور پینے والی ہے۔ میں نے اٹھ کر چاروں طرف دیکھا تو کوئی بھی وہاں موجود نہ تھا۔ میں حیران تھا کہ شراب طہور تو بہشت میں ملتی ہے یہ کونسی عورت ہو سکتی ہے جو بہشت میں شراب طہور پینے والی ہے۔ میں نے اسی وقت وضو کیا اور نماز ادا کی قریباً ۴ بجے شام کو کسی نے ہمارے مکان کے باہر والے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو حلقہ سوسائٹی کا ایک خادم تھا جس نے بتایا کہ آج صبح شیخ فصیح الدین احمد صاحب کی بیوی فوت ہو گئی ہیں اور ان کے مکان پر ۵ بجے شام کو نماز جنازہ پڑھائی جائیگی آپ شمولیت کریں۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ یہی وہ خاتون ہیں جن کے بارے میں مجھے رؤیا ہوا ہے۔ کہ وہ شراب طہور پینے والی ہیں۔ میری طبیعت خراب تھی۔ مگر میں اس خیال سے کہ آپ کی بیوی بہشتن ہے۔ اس لئے میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے شامل ہو گیا ہوں۔ آپ کی بیوی بہشت میں پہنچ گئی ہے۔ میرے لڑکوں نے جو گھبراہٹ میں سخت پریشان تھے جب یہ خوشخبری سنی تو سنبھل گئے اور ان کی گھبراہٹ جاتی رہی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھی۔ اس لئے اسی دن ۶ بجے شام کو اسے سوسائٹی کے قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے تک محترم مولوی عبد المالک صاحب اور محترم چوہدری محمد حسین صاحب اور دیگر احباب موجود رہے۔ بعد میں مولوی صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ پھر ہمارے ساتھ ہی واپس ہمارے مکان پر تشریف آئے۔ یہاں پہنچ کر مجھے فرمایا کہ میں آپ کے بچوں کو کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں میں نے ایک کمرے میں مولوی صاحب موصوف کے لئے بندوبست کیا جہاں میرے سب بچے اور عزیز اور دیگر خواتین جو اس موقع پر آئی ہوئی تھیں موجود تھیں۔ مولوی صاحب نے میرے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ سب کو خوشخبری دیتا ہوں آج جب کہ میں نماز جنازہ پڑھا رہا تھا میں نے دعا کی کہ یا اللہ یہ خاتون موصیہ تھی۔ اس کی مغفرت فرما۔ تو مجھے فوراً القا ہوا کہ ایسی دعا مت کرو بلکہ یوں دعا کرو کہ یا اللہ اسکے درجات بہشت میں بلند سے بلند تر فرما۔ پھر میں نے یہی دعا کی۔ میں نے اپنی زندگی میں کئی نماز جنازے پڑھائے ہیں مگر کبھی ایسا القا نہیں ہوا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے ایسا القا ہوا سو بچو تم خوش ہو کہ تمہاری والدہ آج ہی بہشت میں پہنچ گئی ہے۔ ان دونوں بشارتوں سے میرے بچوں کے دل جو کھوئے ہوئے اور گھبراہٹ میں سخت پریشان تھے مضبوط ہو گئے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے لگ گئے کہ ہماری والدہ آج ہی بہشت میں پہنچ گئی ہے۔ یہ نہایت خوش کن بشارتیں تھیں جن سے ہم سب کے دلوں کو تقویت ملی اور ہم سب سنبھل گئے۔

میری اہلیہ محترمہ نہایت شریف وفادار تھی اپنے بہن بھائیوں اور عزیزوں سے نہایت ہمدردی سے اچھا سلوک کیا کرتی تھی اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بھی محبت تھی خاص کر حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بہت ہی محبت تھی۔ میں نے ۱۹۳۷ء میں اپنا مکان محلہ دارالعلوم قادیان میں بنوایا تھا۔ میری اہلیہ محترمہ بچوں کی پڑھائی کی خاطر وہاں رہنے لگی۔ میں سندھ میں ملازم تھا۔ کبھی کبھی قادیان جایا کرتا تھا تو مجھے اکثر خوش ہو کر بیان کیا کرتی تھی کہ مکان بنانے کے بعد جب میں پہلی مرتبہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے ملنے گئی تو وہاں فرش پر بہت سی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں بھی جا کر فرش پر بیٹھ گئی۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہر ایک عورت سے حال احوال پوچھا۔ جب میری باری آئی تو دریافت فرمایا کہ لڑکی تم کہاں سے آئی ہو۔ میں نے کہا حضرت اماں جان ہم نے ۱۹۳۷ء میں محلہ دارالعلوم قادیان میں مکان بنوایا ہے وہاں سے آئی ہوں۔ پھر حضرت اماں جان نے میرا حسب نسب دریافت فرمایا۔ میں نے اپنا نام اپنے والد کا نام اور چچا کا نام وغیرہ بتائے تو فرمایا کہ لڑکی مجھے سمجھ نہیں آئی ہے۔ کچھ اور بتاؤ پھر میں نے اپنی خوشدامن (میری والدہ مرحومہ) زینب بی بی صاحبہ کا نام لیکر بتایا کہ میں اس کی بہو ہوں تب اٹھ کر بیٹھ گئیں اور نہایت خوش ہو کر فرمانے لگیں کہ لڑکی وہ تو میری بہن تھی۔ آپ بھی میری بہو ٹھہریں۔ مجھے فوراً فرش سے اٹھایا اور فرمایا کہ کرسی پر جو نزدیک پڑی تھی بیٹھ جاؤ۔ میں اس کرسی پر بیٹھ گئی۔ پھر گھر کے سب حالات دریافت فرمائے اور فرمایا کہ آپ جب چاہیں ملنے کے لئے آجائیں کوئی روک وغیرہ نہ ہو گی۔ چنانچہ بغیر کسی روک ٹوک کے میں اور میرے بچے جو چھوٹے تھے حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ملنے چلے جاتے تھے۔ ہمیشہ مجھے بہو کہکر ہی پکارا کرتی تھیں۔ ملکی تقسیم تک میری اہلیہ محترمہ مع بچوں کے قادیان میں ہی رہی اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے میں بادام۔ انڈے اور چینی منگھا دام سکھر والے کے بسکٹ لے جایا کرتی تھی تو حضرت اماں جان بہت خوش ہوئیں اور کہا کرتی تھیں کہ میری یہ بہو کیسی اچھی ہے میرا کھانے ایسی چیزیں لاتی ہے جو میرے کھانے کے لائق ہوتی ہیں۔ دوسری عورتیں مٹھائی اور اسی قسم کی چیزیں لاتی ہیں جو میرے کھانے کی نہیں ہوتیں انہیں بچوں کو بانٹ دیتی ہوں۔ مگر اپنی بہو کی چیزیں ہمیشہ کھاتی ہوں۔ اس طرح حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری اہلیہ محترمہ اور میرے بچوں کو دیکھکر بہت خوش ہوا کرتی تھیں۔ اور میری اہلیہ محترمہ اور میرے بچے بھی حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ ملکی تقسیم کے بعد میری اہلیہ محترمہ مع بچوں کے میرے پاس سندھ میں آ گئی جہاں میں ملازم تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ایسے حالات پیدا ہو گئے پھر میری اہلیہ محترمہ اور میرے بچوں کی ملاقات حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نہ ہو سکی

میرا لڑکا پیارا عزیز سلیم الدین احمد کالج کی تعلیم سے فارغ ہو کر فضائی فوج میں پائلٹ آفیسر بن گیا تھا۔ وہ بہت نیک و شریف لڑکا تھا اور ہر ایک کا ہمدرد اور ہر دلعزیز تھا ۱۱ر مئی ۱۹۵۳ء کی صبح پرواز میں اس کے ہوائی جہاز کو اچانک آگ لگ جانے سے ڈرگ روڈ کے نزدیک وہ شہید ہو گیا۔ میری اہلیہ محترمہ کو اس کی وفات کا بہت صدمہ ہوا اکثر اسے یاد کیا کرتی تھی جس مکان میں پہلے رہتا تھا یا اب رہتا ہوں اس کے اوپر سے ہوائی جہاز اکثر اڑان کرتے ہوئے گزرتے ہیں جس وقت بھی کسی ہوائی جہاز کی آواز کان میں پڑتی تو بے اختیار پانچ دس منٹ کے لئے خاموش ہو جاتی اور دعا کیا کرتی تھی کہ یا اللہ اس ہوائی جہاز کے شہ سوار کو خیریت سے زمین پر اتار اور اسے کسی قسم کا رنج نہ پہنچے۔ سلیم کو کبھی بھی نہ بھولتی تھی وہ اسے بہت ہی پیارا تھا۔ اس کی وفات کا اس قدر صدمہ پہنچا کہ بیمار ہو گئی اور مختلف عوارض میں مبتلا رہی۔ آخر ۳۰ر مارچ ۱۹۶۶ء کو اپنے پیارے سلیم سے جا ملی۔

مرحومہ کا ہاتھ سخاوت میں بہت ہی کشادہ تھا۔ ہر بیوہ اور غریب عورت کی دل کھول کر مدد کیا کرتی تھی۔ چندوں میں بھی باقاعدہ حصہ لیا کرتی تھی۔ تحریک جدید اور وقف جدید میں شروع ہی سے شامل تھی اور آخر دم تک شامل رہی اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی۔ چندوں کے بارے میں مجھے کبھی بھی نہ روکتی تھی۔ بلکہ تنخواہ ملنے پر یا اب پنشن ملنے پر کہا کرتی تھی کہ پہلے ہر قسم کے چندے ادا کر کے باقی رقم گھر میں لایا کرو۔ مجھے ہر تحریک میں حصہ لینے کے لئے کہا کرتی تھی بلکہ خود مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور مسجد احمدیہ ڈنمارک میں اپنی وسعت کے مطابق حصہ لیا۔ بہت خوش خلق اور ملنسار تھی کسی مہمان کے گھر پر آنے کو رحمت سمجھا کرتی تھی اور بہت خوش ہوتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ اگر دشمن بھی گھر پر آجائے تو اسکی خدمت اسی طرح کی جائے جیسا کہ کوئی بہترین عزیز آیا ہے۔ الغرض مرحومہ بہت خوبیوں کی مالکہ تھی۔

مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۶۶ء کو مرحومہ کی نعش چناب ایکسپریس میں ربوہ لے جائی گئی مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۶۶ء ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر مرحومہ کی نعش مسجد مبارک کے احاطہ میں پہنچائی گئی اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز جمعہ کمال مہربانی اور شفقت سے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور دعا کی۔ اسکے بعد مرحومہ کی نعش کو ربوہ کے بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام اور جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری اہلیہ محترمہ مرحومہ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بہت بلند کرے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہماری سب پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ چاہ باغ والا ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات جماعت احمدیہ شیخوداہ کے زیر اہتمام چاہ باغ والا میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس کی کارروائی ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان فرمائی اور بعض سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی عزیز محمد صاحب اطہر اور مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر نے تقریریں فرمائیں۔ ان کے بعد مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آخر میں صاحب صدر نے سامعین کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے کیا۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیخوداہ ضلع ملتان)

جماعت احمدیہ چاہ گھنے والا ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء بعد نماز جمعہ پہلے اجلاس کی کارروائی ڈاکٹر عبدالکریم صاحب صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مولوی عزیز محمد صاحب اطہر شاہد مربی سلسلہ نے تقریریں فرمائیں۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی دوست محمد شاہد بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ نے عشق رسول کے بارہ میں اپنی تقریر کا بقیہ حصہ بیان کیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے سیرۃ نبوی صلعم پر تقریر فرمائی۔ دوران جلسہ مکرم عبدالرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال نے تحریک وقف زندگی پر اپنی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ پھر صاحب صدر نے دعا فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے سرانجام دیا۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھنے والا ضلع ملتان

حضرت چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ کی وفات پر تعزیتی قرارداد

جماعت احمدیہ منٹگمری کا ہنگامی اجلاس چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری کی وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم چالیس سال سے زائد عرصہ امیر جماعت رہے۔ اور جماعت احمدیہ کی نہایت تندہی اور جانفشانی سے خدمت کرتے رہے جو کہ دلی اخلاص کی مظہر تھی۔ جماعت کی موجودہ جائیداد اور ترقی انہی کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ مرحوم ایک بلند اخلاق وسیع القلب صالح بزرگ اور ولی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چوہدری صاحب مرحوم کو اپنی جنت الفردوس میں بلند مقام دے۔ اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور ان کے اہل و عیال اور عزیز و اقرباء کا ہر آن حافظ و ناصر ہو ان کی خدمات سلسلہ کو قبول فرمائے اور جماعت احمدیہ منٹگمری میں ان کی وفات حسرت آیات سے جو خلا پیدا ہو چکا ہے۔ اسکو اپنے فضل کے ماتحت خود پُر کرے۔ آمین۔

(عطاء الرحمٰن ڈاکٹر۔ قائمقام امیر جماعت احمدیہ منٹگمری)

درخواست ہائے دعا

(۱) پسرم عزیزم ظہیر احمد طاہر بعارضہ ٹائیفائڈ و دیگر عوارض شدید بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ قارئین کرام عزیز کی عاجل و کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد خادم گھٹیالیاں ضلع گوجرانوالہ)

(۲) خاکسار نے ایک ملازمت کے لئے درخواست دی ہوئی ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد افضل طاہر دارالنصر غربی ربوہ)

ضروری اعلان

انگلستان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستانی احمدیوں کی تعداد میں پچھلے چند سال میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔ مستقل آباد ہونے والے احمدیوں کے علاوہ ایک کثیر تعداد احمدی طلباء کی بھی ہے۔ ان کی تربیت اور ان کو سلسلہ کی خبروں سے مطلع رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے پتہ جات ہمارے پاس ہوں۔ مشن ہذا یہاں سے تربیتی امور پر مشتمل پندرہ روزہ "اخبار احمدیہ" اردو زبان میں شائع کرتا ہے۔ نیز انگریزی دان احباب کے لئے ماہوار رسالہ "مسلم ہیرلڈ" شائع ہوتا ہے۔

عام طور پر جو احمدی انگلستان میں کہیں آباد ہیں وہ اپنے پتہ جات سے ہمیں مطلع کرتے رہتے ہیں اور ان کا تعلق مشن ہذا سے قائم رہتا ہے۔ لیکن بعض طلباء مشن سے رابطہ پیدا نہیں کرتے۔ ایسے احباب جن کے بچے تعلیم وغیرہ کے سلسلہ میں برطانیہ آتے ہیں اگر براہ راست مشن کو ان کی آمد کی اطلاع بھجوا دیا کریں اور ان کے پتوں سے مطلع کر دیا کریں تو اس طرح مشن کو ان سے رابطہ پیدا کرنے میں سہولت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ایسے تمام والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے برطانیہ میں مقیم اپنے بچوں کے پتوں سے مشن ہذا کو ضرور مطلع فرمائیں۔

بشیر احمد رفیق امام مسجد فضل 63, Melrose Road
Landan S-W. 18

رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں کیلئے ضروری اعلان

رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کا سالنامہ جو اجتماع کے موقع پر شائع ہوا تھا وہ دو ماہ کا رسالہ تھا اب اگلا شمارہ دسمبر میں پوسٹ کیا جائے گا۔

(مہتمم اشاعت)

ٹی آئی انٹر کالج گھٹیالیاں میں مفید علمی لیکچر

مورخہ ۱۵؍۱۱؍۶۶ ٹی آئی انٹر کالج گھٹیالیاں میں مکرم ڈاکٹر طفیل محمد صاحب ڈار نے طلبہ کے سامنے ایک معلوماتی لیکچر دیا۔ جس سے سامعین محظوظ اور مستفید ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں گذارا ہے۔ آپ نے قریباً ایک گھنٹے تک تنزانیہ کے سیاسی تمدنی مذہبی اور اسی قسم کے دیگر حالات پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔ آپ نے تنزانیہ میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں اور جماعت احمدیہ کی ترقی کا بھی ذکر فرمایا۔ لیکچر کے بعد مختلف سوالات دریافت کرنے کا موقعہ بھی دیا گیا۔

(پرنسپل ٹی آئی انٹر کالج گھٹیالیاں)

پتہ مطلوب ہے

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم مکان نمبر ۱۲/۱۱۶ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر محترمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں۔ اگر ان کے موجودہ ایڈریس کا کسی دوست کو علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۳۔ جماعت احمدیہ ضلع دادو (سندھ) کے ایک مخلص دوست حافظ عبدالحکیم صاحب مالک فلور ملز عرصہ سے ذیابیطس اور بلڈ پریشر میں مبتلا چلے آرہے ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ سمیع اللہ شاد انسپکٹر بیت المال حلقہ خیرپور ڈویژن

۴۔ جماعت احمدیہ دوبھی بفضلہ ترقی کر رہی ہے۔ احباب اس جماعت کی مزید ترقی اور یہاں مسجد کی تعمیر کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری منور احمد سیکرٹری مال دوبھی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۳۰:۔ میں محمد اقبال ولد چوہدری محمد طفیل قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمینداری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ابراہیم آباد ڈاک خانہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اس لئے ابھی تک جائیداد غیر منقولہ یا منقولہ میرے حصہ میں نہیں ہوئی۔ میں اس وقت علاقہ سندھ میں چک ۲۳۲ کچھ ناٹ تعلقہ ڈیپلو میں اراضی ساڑھے پانصد ایکڑ یہ اراضی میرے پاس ٹھیکہ پر ہے ملکیت نہیں۔ میں نصف حصہ کا حصہ دار ہوں۔ جس کی سالانہ آمد زرعی حالات پر مبنی ہے۔ جو حالات کے لحاظ سے کم و بیش ہوتی ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کرتا ہوں۔ جو جائیداد اس کے بعد میں پیدا کروں یا مجھے وراثت میں کسی وارث بازگشت کی حیثیت سے ملے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔ (شرط اول ۵۰/۳/۲)

العبد:۔ محمد اقبال بقلم خود سیکرٹری مال ابراہیم آباد۔ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ عبدالغفور ناشر معلم وقف جدید گوٹھ ابراہیم آباد۔ معرفت ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ۔

گواہ شد:۔ محمد اسماعیل خالد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ابراہیم آباد۔

مسل نمبر ۱۸۵۳۱:۔ میں رمضان بی بی زوجہ انور احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن کنری ڈاک خانہ کنری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے اور میری جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند ... روپے اور الحمد للہ ... واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے (شرط اول ۱/-)

الامۃ:۔ رمضان بی بی۔

گواہ شد:۔ انور احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد اکبر افضل ولد سراج الدین صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۵۳۲:۔ میں امۃ الحمید زوجہ عبدالغفار صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاک خانہ کنری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

حق مہر جو کہ مبلغ پانچ صد روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ (شرط اول ۱/-)

الامۃ:۔ امۃ الحمید زوجہ عبدالغفار۔

گواہ شد:۔ عبدالغفار ولد عطاء اللہ خاوند موصیہ مقیم کنری ضلع تھرپارکر

گواہ شد:۔ محمد اکبر افضل شاہد ولد سراج الدین مرحوم مقیم کنری۔ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۵۳۳:۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ مسعود احمد جہلمی قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم ڈاک خانہ جہلم ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ ... ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:۔

چوڑیاں طلائی وزنی ۲½ تولہ قیمت ۳۱۳/-

کانٹے طلائی وزنی ۱ تولہ قیمت ۱۲۵/-

گلوبند طلائی وزنی ۲ تولہ قیمت ۲۵۰/-

بالیاں طلائی وزنی ½ تولہ قیمت ۶۳/-

انگوٹھیاں دو عدد وزنی ½ تولہ قیمت ۶۳/-

ایک ٹکہ طلائی نصف تولہ وزنی قیمت ۶۳/-

کل میزان زیور طلائی ۷ تولہ قیمت ۸۷۷/-

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو کچھ ثابت ہو۔ اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

رسیدہ شرط اول ۲/-

الامۃ:۔ مبارکہ بیگم اہلیہ مسعود احمد جہلمی مسجد نور مری روڈ راولپنڈی

گواہ شد:۔ مسعود احمد جہلمی واقف زندگی۔ معرفت مسجد احمدیہ نور مری روڈ راولپنڈی

گواہ شد:۔ سعید مبارک احمد مرزا انسپکٹر وصایا۔ حال راولپنڈی۔

ولادت

مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۲/۱۱/۶۶ بروز ہفتہ تیسرا بچہ عطا فرمایا ہے نومولود کا نام مسیح اللہ تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ براہ مہربانی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت اور سلامتی سے نوازے اور نیک اور خادم دین بنائے آمین

والسلام حبیب اللہ ناٹیک
کارکن دفتر جلسہ سالانہ

پدعیدن کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم عبدالرشید صاحب نیوز ایجنٹ

پدعیدن سے طلب کریں (منیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق!
منیجر
روزنامہ **الفضل** ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل سیٹ دس جلدوں میں
ہدیہ رعایتی ۰۰/... روپے علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ

خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور کامل اطاعت کی تلقین

نئے سال میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے پہلے ماہانہ اجلاس کی مختصر روداد

ربوہ ——— یکم نومبر کو خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہونے کے بعد مورخہ ۱۶ نومبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ آپ نے ربوہ کے مقامی خدام سے اپنے پہلے خطاب عام میں خلافت کی اہمیت اس کی عظیم الشان برکات نیز اس کے ساتھ دلی وابستگی کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اور خدام کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلی بشاشت اور انشراح صدر کے ساتھ کامل اطاعت بجالانے اور اس طرح محبت و اخلاص اور فرمانبرداری کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔

جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبدالسلام صاحب طاہر نے کی بعدہ جملہ خدام نے کھڑے ہو کر محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔ بعد ازاں مکرم صالح محمد خان صاحب نے ایک دینی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر معتمد صاحب مقامی مکرم منصور احمد صاحب عمر نے مقامی مجلس عاملہ کے اراکین کے ناموں کا اعلان کیا اور بعض امور ضروری اعلانات پڑھ کر سنائے۔

بعدہٗ پہلے نئے مہتمم مقامی مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے خدام سے مختصر خطاب کیا۔ آپ نے اس امر کی تلقین کی کہ ہر خادم کو اپنے عہد کی روشنی میں ہر گھڑی اور ہر آن اپنے مقصد کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے حصول میں اپنی ساری ہمت اور کوشش کو صرف کرنا چاہیئے آپ نے خدام کو احساس دلایا کہ خلافت جیسی عظیم انعام حاصل کرنے کے بعد ہماری ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے اپنے اس اعزاز کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے سے بھی بڑھ کر محنت اور اخلاص اور تندہی کے ساتھ صحیح خطوط پر کام کریں۔ آپ نے کہا مقامی مجلس کو صحیح خطوط پر چلانے کی ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ میں جہاں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا کرے وہاں میں خدام سے تعاون اور امداد کی درخواست کرتا ہوں اور اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ خدام کو پورے اور دلی تعاون کی توفیق بخشے تاکہ ہم اس غرض کو پورا کرنے والے ہوں جس کے ماتحت خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اوّلاً اطاعت کی اہمیت بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا اسلامی تعلیم کا نچوڑ اور خلاصہ اطاعت ہی ہے اگر کسی میں اطاعت کا جذبہ پوری طرح موجود نہ ہو تو ایمان اور اسلام کے سب دعوے باطل ٹھہرتے ہیں۔ جو بھی صاحب امر ہے اس کی اطاعت فرض ہے۔ ساری تنظیم کا دارومدار اطاعت ہی پر ہے۔ پس خدام سے پہلی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے اندر اطاعت کا صحیح اسلامی جذبہ پیدا کریں۔

بعدہٗ آپ نے خاص طور پر عہدیداروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ اپنے خدام بھائیوں کی خدمت میں ہی اپنی عزت سمجھیں۔ پس ان پر حکمرانی کے خیال سے نہیں بلکہ ان کی خدمت کے جذبہ کے ماتحت اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیں۔ آپ نے انہیں خبردار کیا کہ تربیت کا کام بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس کے لئے بڑے صبر اور حوصلہ سے کام لینا چاہیئے۔ اور ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ و جادلھم بالتی ھی احسن۔ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس کام کو سرانجام دینا چاہیئے آپ نے تلقین فرمائی کہ عہدیدار اپنے اندر ماں کی طرح محبت کرنے کی صفت ڈالیں اور تخلقوا باخلاق اللہ کے مطابق اسلامی اخلاق کو اپنائیں۔

آخر میں محترم صاحب صدر نے خلافت کے ساتھ وابستگی کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا خلافت کے ساتھ وابستگی ہماری جان ہے اسی میں ہماری زندگی ہے۔ جماعت احمدیہ کا سارا نظام اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس خلافت کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر تعلق قائم کرو خلافت کے ساتھ محبت دلوں میں پیدا کرو خلیفۂ وقت کے ہر اشارہ پر صدق دل اور شرح صدر کے ساتھ کاربند ہو جاؤ۔ اسلام کی تمام تر کامیابی اور ترقی خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ خلافت ہی کی بدولت ابتدائی دور میں مسلمانوں نے ترقی کی جب وہ مومنانہ بالخلافت نہ رہے تو خدا تعالیٰ نے ان سے یہ نعمت چھین لی اور وہ تنزل کا شکار ہوتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے زمانہ دراز کے بعد احمدیت کے ذریعہ اس آخری زمانہ میں ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو اور اس کے ساتھ دلی وابستگی اور کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلیٰ ترین نمونہ دکھاؤ۔ اسی میں ہماری کامیابی اور دنیا میں اسلام کے غلبہ کا راز مضمر ہے ـــ آپ کا یہ خطاب نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور مجلس مقامی کا پہلا ماہانہ اجلاس خیر و خوبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا (شعبۂ اشاعت مجلس مقامی)

محترم بیک محمد خان صاحب غزنوی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ

ربوہ ۱۹ نومبر ـــ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم بیک محمد خان صاحب غزنوی کل مورخہ ۱۸ نومبر بروز جمعۃ المبارک جمعہ کی پہلی اذان کے وقت بارہ بجے دوپہر بعمر ۷۱ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ جوانی کی عمر میں ہجرت کر کے افغانستان سے قادیان آئے اور پھر زندگی بھر یہیں رہے۔ آپ کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طویل عرصہ تک خدمت کرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ آپ زندگی بھر بہت اخلاص اور وفاداری کے ساتھ خدمات بجالاتے رہے۔ بہت مخلص نیک اور فدائی احمدی تھے۔

نماز جنازہ آج کسی وقت ادا کی جائے گی۔ اور بعدہ تدفین عمل میں آئے گی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم خان صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور خاص مقام قرب سے نوازے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل کی وفات

مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی تجہیز و تکفین میں بعض روکیں پیدا ہو گئی تھیں۔ آپ موصی تھے۔ مقامی جماعت کے چند افراد نماز جنازہ میں شریک ہو سکے احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں اور مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان

شب برات کے موقع پر آتش بازی کے استعمال سے جان و مال کو خطرہ کے پیش نظر ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضلع بھر میں ۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء سے ایک ماہ تک کے لئے آتش بازی کی خرید و فروخت نقل و حمل اور استعمال کی ممانعت کر دی ہے (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)